از حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

عَلَمُ الْعِلْمِ وَالْاَعْمَالِ عَظِیْمُ الشِّیَمِ

قطعہ تاریخیہ بوفاۃ الشاہ عطاء اللہ البخاری رحمۃ اللہ علیہ

جَیِّلُ الْفَضْلِ خَطِیْبُ النَّادِرَاتِ الْحِکَمِ
(کو وہ فضل نادر حکمتوں کے خطیب)

عَلَمُ الْعِلْمِ وَالْاَعْمَالِ عَظِیْمُ الشِّیَمِ
(علم و عمل کے پرچم کمال کی عادات والے)

نُکَتٌ بَادِرَةٌ خُطْبَتُهٗ مُرْتَجِلًا
(جن کی فی البدیہ تقریر بے ساختہ نکتے ہوتے تھے)

حَیْرَانٌ لِتَعَالِیْهِ شَدِیْدُ النِّقَمِ
(کہ سخت سخت نکتہ چین ان کی بلند پروازی سے حیران تھے)

عَرَبٌ عَارِبَةٌ لَوْ سَمِعُوْا خُطْبَتَهٗ
(خالص عرب لوگ اگر ان کی تقریر سن لیتے)

رَجَعُوْا عَنْ کَلِمَاتٍ رَضَخُوْا لِلْعَجَمِ
(تو ان سب باتوں سے رجوع کر لیتے جو عجمیوں کے سر پر پھینک ماری ہے)

عَجَمٌ قِیْلَ لَهُمْ لَیْسَ فَصِیْحٌ فِیْهِمْ
(وہ عجمی قوم جن کے بارہ میں یہ کہا گیا ہے کہ ان میں فصیح و پرگو نہیں سکتا)

بِتَلَاقِیْهِ لَصَاحُوْا بِبَلٰی اَوْ نَعَمِ
(ان کی ملاقات پر وہ لوگ چیخ اٹھتے کہ ضرور ضرور یا ہاں ہاں ہوتا ہے)

بَطَلٌ مُبْطِلُ مَا اَبْدَعَهٗ مُبْتَدِعٌ

(وہ بہادر جو بدعتیوں کی سب بدعتوں کو باطل کر رہا تھا)

هَزَمَتْ جَيْشَ اَبَاطِيلَ لَهٗ بِنْتُ فَمٍ

(ان کی باطل دلیلوں کے لشکر کو جس کے منہ ایک لونڈی نے شکست دیدی)

سَنَنُ السِّحْرِ لَهٗ بَيَّنَ فِيْنَا سُنَنًا

(ان کی سحر بیانی نے وہ وہ سنتیں بیان کر کے رکھدی ہیں)

رُأِىَ الْبَعْضُ عَنِ السَّرْدِ لَهَا مِثْلَ عَمٍ

(کہ بعض لوگ ان کے ذکر سے مثل اندھے کے بنے ہوتے تھے)

اُخِذَ الشَّاهُ وَقَدْ كَانَ عَطَاءً اِذْ لَا

(شاہ صاحب لیلئے گئے اور وہ عطا تھے تو رنج نہ کرو کیونکہ)

عَجَبُ الْاَخْذِ لِمَنْ مِنْهُ عَطَاءُ النِّعَمِ

(اس کا تعجب نہیں ہو سکتا جس کی طرف سے عطاء نعمت ہوا)

فُقِدَ الْمِصْقَعُ فَاللّٰهُ اِلَيْهِ الشَّكْوٰى

(زبردست خطیب گم ہوگیا تو اللہ تعالے ہی سے اپنی مصیبت کا شکوہ ہے)

غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ اَرِّخْ رَجُلَ الْعَدَمِ

۱۳۸۱ ھ

(اللہ ان کی بخشش فرماویں - سفر عدم کی تاریخ ہے)